السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاحج تمتع کا وقت مقرر ہے اور کیاحج تمتع کرنے والا آٹھویں تاریخ سے قبل حج کی نیت کرسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں!حج تمتع کا وقت مقرر ہے۔ شوال، ذی العقدۃ اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ یہی حج کے مہینے ہیں اس لیے شوال سے قبل یا عیدالاضحیٰ کی رات کے بعدحج تمتع کی نیت نہیں کی جاسکتی لیکن افضل یہی ہے کہ صرف عمرہ کی نیت کرے اوراس سے فراغت کے بعد صرف حج کی نیت کرے۔ یہی صحیح حج تمتع ہے اور اگر کسی نے حج و عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرلی تو اسے متمتع بھی کہا جائے گا اور قارن بھی اور دونوں حالتوں میں اسے قربانی کرنی ہوگی ایک بکرا ،اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس نے حج تمتع (حج اور عمرہ) کی نیت کی اسے جو جانور میسر آئے اس کی قربانی کرے۔ اگر قربانی کی قدرت نہیں رکھتا تو دس روزے رکھے، تین دن ایام حج میں اور سات دن اپنے وطن میں۔

حج تمتع میں عمرہ اورحج کے درمیان مدت کی کوئی تحدید نہیں اگر کسی نے عمرہ شوال کے اول ایام میں کیا تو عمرہ اور (آٹھویں ذی الحجہ کو) حج کے احرام کے درمیان مدت طویل ہوگی اس لیے افضل یہی ہے کہ آٹھویں ذی الحجہ کو ہی حج کی نیت کرے جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کیا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین جب مکہ مکرمہ پہنچے تو ان میں سے بعض مفرد تھے اور بعض قارن، آپ نے سب کو حکم دیا کہ عمرہ کے بعد احرام کھول دیں سوائے ان لوگوں کے جو قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔

چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے طواف اور سعی کیا اور بال کٹوا کر حلال ہوکر متمتع بن گئے۔ اور پھر آٹھویں ذی الحجہ کو آپ نے ان سب کو اپنی اقامت گاہوں سے حج کی نیت کرنے کا حکم دیا۔ اس لیے افضل یہی ہے لیکن اگر کوئی شخص شروع ذی الحجہ یا اس سے پہلے ہی حج کی نیت کرلیتا ہے تو بھی صحیح ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاوی

صفحہ: 23

محدث فتویٰ